سوال

(66) کیا عورت پر فرضیت حج کےلیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت پر فرضیت حج کےلیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے، جیسے زاد وراحلہ یعنی اگر اس کے ساتھ جانے والا شوہر یا محرم موجود نہ ہو تو عورت پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟

۲۔ اگر عورت بغیر محرم کے حج کر آئے تو کیا فرضیت حج ساقط ہوجائے گی یعنی پھر اگر کبھی محرم اس کے ساتھ جانے والا ہو اور زاد وراحلہ بھی ہو تو اس پر حج فرض تو نہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کےلیے شوہر یا محرم کا موجود ہونا زاد وراحلہ کی طرح شرط ہے بغیر شوہر یا محرم کے وجود کے عورت پر حج فرض نہیں ہوگا لیکن اگر وہ بغیر محرم یا شوہر کے حج کو چلی جائے تو امام احمد کے نزدیک یہ حج اس کو کفایت کر جائے گا۔

ان دونوں اماموں کے نزدیک عورت کے حق میں استطاعت مشروط فی القرآن سے مراد زاد وراحلہ اور محرم کا مجموعہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تحج امراة الا ومعها محرم فقال رجل یا نبی اللہ انی کتتبت فی غزوۃ کذا وکذا الحدیث اخرجه البزار عن ابن عباس قال الحافظ فی الدرایة واخرجه الدار قطنی بنحوه واسناده صحیح وہو فی الصحیحین من ہذا الوجه بلفظ لا تسافرا نتہی، وقال فی الفتح صحح حدیث الدار قطنی ابو عوانة))

علامہ شوکانی کا میلان اسی قول کی طرف ہے کما لایخفی علی من طالع النیل، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک عورت کےلیے زاد وراحلہ کے ساتھ محرم یا شوہر کی ضرورت تو ہے لیکن جس عورت کا خاوند یا محرم موجود نہ ہو یا ہو لیکن ساتھ جانے سے انکار کردے یا جانے سے عاجز ومعذور ہو تو ایسی عورت دیندار ثقہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ جو اپنے اپنے شوہروں یا محرموں کے ساتھ حج کو جارہی ہوں چلی جائے۔

ان دونوں اماموں کے نزدیک ثقہ دیندار عورت کی جماعت شوہر یا محرم کے قائم مقام ہوجائے گی، یعنی جس عورت کو زاد وراحلہ پر قدرت ہو اور محرم یا شوہر موجود نہ ہو لیکن مومن ثقہ عورتوں کی جماعت عازم حج موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوجائے گا، غرض کہ ان کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کےلیے محرم یا شوہر شرط نہیں ہے۔ کما صرح ابن راشد والنووی وابن قدامة والبغوی والدردیر والبرسوقی وعیاض وغیرہم والیه ذہب ابن حزم، اس دوسرے مذہب پر نو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں من شاء الوقوف علیہا فلیراجع المحلی ص ۵۰ ج۷، لابن حزم والنیل للشوکانی والمغنی لابن قدامة والفتح للحافظ وقد اجاب عن بعضہا اصحاب القول الاول واغمضوا عن بعضہا لکونہا عقیمة عن الجواب۔

میرے نزدیک دوسرا مذہب راجح ہے، یعنی وہ عورت جو زاد دراحلہ پر قدرت رکھتی ہے تو لیکن اس کا محرم یا خاوند موجود نہ ہو، وہ دیندار متقی عورتوں کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محرموں کی معیت میں حج کو جارہی ہوں، چلی جائے لوقوع اجماع الصحابہ فی عہد عمرؓ علی جواز سفر المرأۃ للحج من غیر زوج او محرم رہ گئی، حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث لا تحج امراۃ الا ومعہا محرم تو اولاً یہ حدیث صحاح میں بجائے، اس لفظ کے لا تسافر امراۃ کے لفظ کے ساتھ مروی ہے، صرف بزار اور دار قطنی کی روایت میں لا تحج کا لفظ وارد ہے اور اس سند بقول حافظ اگر یہ صحیح ہے لیکن صحت سند صحت متن کو مستلزم نہیں ہے اور ثانیاً اگر یہ لفظ لا تحج محفوظ ہو تو اس کو نفلی حج پر محمول کریں گے لتجتمع الروایات (محدث دہلی ج ۱۰ ش ۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 08 ص 79

محدث فتویٰ